شاہ بلیغ الدین

فرشتے نے کہا

دو فرشتے آسمان سے اترے اور باتیں کرنے لگے۔حضرت عبداللہ بن مبارک نے ان کی یہ باتیں سنیں۔وہ اُس وقت کعبۃ اللہ کے پاس سوئے ہوئے تھے اور خواب دیکھ رہے تھے۔ایک فرشتے نے کہا...... کچھ پتہ ہے اِس سال کتنے لوگ حج پر آئے ہیں؟

فرشتوں کا علم محدود ہوتا ہے۔جو بات انہیں بتا دی گئی اُس سے زیادہ نہ وہ جانتے ہیں نہ سوچ سکتے ہیں۔دوسرے فرشتے کو تعداد معلوم تھی اُس نے کہا...... چھ لاکھ اللہ کے بندے اِس مرتبہ حج کو آئے ہیں۔عبداللہ بن مبارک بھی مرو سے حج ہی کے لئے گئے تھے۔

پہلے فرشتے نے پوچھا...... پھر یہ بتاؤ کہ کتنوں کا حج قبول ہوا؟ جواب ملا...... کیا معلوم کسی کا حج قبول ہوا بھی یا نہیں ......اُس کا جواب سن کر ابنِ مبارک کو بڑا افسوس ہوا۔انہوں نے سوچا اتنے سارے لوگ نہ جانے کہاں کہاں سے آئے ہیں۔ندی، نالے، پہاڑ، دریا، سمندر جنگل صحرا عبور کر کے آنے والے ان بیچاروں کی محنت کیا یوں ہی اکارت چلی جائے گی؟ اللہ تعالیٰ تو کسی کی کوشش بیکار جانے نہیں دیتا۔ابھی وہ یہ سوچنے ہی پائے تھے کہ خواب ہی خواب میں انہوں نے سنا کہ دوسرے فرشتے نے کہا...... دمشق میں ایک موچی ہے۔اُس کا نام ہے علی بن الموفق۔وہ حج کو نہیں آسکا لیکن بارگاہِ رب العزت میں اُس کی نیت قبول ہو چکی ہے۔اُسے نہ صرف حج کا ثواب ملے گا بلکہ اُس کے طفیل سب حاجی بخشے جائیں گے۔

ارشادِ نبوی ﷺ ہے کہ......انسان کے عمل کا دارومدار اس کی نیت پر ہے۔ہم نماز پڑھتے ہیں تو نیت کرتے ہیں ۔روزہ رکھتے ہیں تو نیت کرتے ہیں۔قربانی، زکوٰۃ، حج سب کے لئے نیت کرنی پڑتی ہے۔نیت کے ساتھ ہی عمل معتبر ہوتا ہے۔بغیر نیت کے عمل ایک حادثہ یا ایک اتفاق ہوتا ہے۔نیت میں دکھاوا نہیں ہوگا۔عمل میں دکھاوا ہو سکتا ہے۔دل تو دل ہی ہوتا ہے۔اس میں اچھی بری بہت سی باتوں کا خیال آتا ہے۔صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے ایک بار ڈر کے پوچھا کہ...... یا رسول اللہ (ﷺ)! اگر خیال یا نیت کی بھی جزا سزا ہے تو پھر وسوسوں کا کیا ہوگا؟ جواب میں بارگاہِ خداوندی سے سورۂ بقرہ کی آخری آیتیں نازل ہوئیں جن کا مطلب ہے وسوسوں کی پرسش نہیں ہوگی۔

خواب سے اٹھے تو ابنِ مبارک نے جی میں ٹھان لیا کہ دمشق جاؤں گا اور اللہ کے اس بندے سے ان شاءاللہ ضرور ملوں گا جس کی فقط نیت کا اتنا بڑا اجر ہے۔قربانی کے سلسلے میں حکم آیا تو ارشادِ ربانی ہوا۔وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ. اللہ تک گوشت، خون نہیں تمھارا تقویٰ پہنچتا یعنی نیت اور اخلاص ہی کا اجر ہے۔

دمشق پہنچ کر ابنِ مبارک اُس کے گھر پر پہنچے۔ آواز دی۔ ایک شخص نکلا۔ اُس سے پوچھا...... آپ کا نام! جواب ملا...... علی بن المُوفق۔ ابنؒ مبارک نے پوچھا...... آپ کیا کام کرتے ہیں؟ جواب ملا...... موچی ہوں! پھر اُس نے ابنِ مبارک سے اُن کا نام پوچھا۔ ابنِؒ مبارک بڑی نامور علمی شخصیت ہیں۔ محدثین میں اُن کا بڑا مقام ہے۔ وہ دل کے بہت نیک اور ہاتھ کے بہت کھلے تھے۔ قرآنِ کریم نے متّقین کی جو تعریف کی ہے وہ اُن پر سجتی ہے۔ باتیں شروع ہوئیں تو ابنِؒ مبارک نے کہا...... اپنا حال تو سنایئے؟ اس نے کہا...... حضرت تیس سال سے صرف اس آرزو میں جی رہا ہوں کہ حج کروں اس مدت میں ایک ایک درہم جوڑ کے میں نے تین ہزار درہم جمع کئے تھے اور الحمدللہ اس سال میں اس قابل ہو گیا تھا کہ حج کے لئے نکل سکوں لیکن اللہ کی مرضی میں اپنی نیت پوری نہ کر سکا۔ عبداللہ بن مبارک کو محسوس ہوا جیسے وہ موچی نہیں اخلاص و آگہی کا کوئی پیکر بول رہا تھا۔ اسلام نے بڑائی امارت میں نہیں شرافت کے پردے میں رکھی ہے۔ حضرت عبداللہ نے پوچھا...... کوئی تو بات ہو گی کہ آپ نکل نہ سکے؟ جواب ملا...... ہاں! میں نے آپ کو بتایا نا کہ اللہ تعالیٰ کی مرضی نہ تھی۔ ابنِ مبارک نے جب بہت زور دے کے پوچھا تو احسان کر کے جتلانے سے بچنے والے اللہ کے اُس نیک بندے نے کہا...... میرا ایک ہمسایہ ہے۔ ایک دن میں اس کے پاس گیا وہ لوگ کھانے کو بیٹھنے والے تھے۔ اس نے مجھ سے کہا...... افسوس! میں تمہیں اپنے ساتھ کھانے میں شریک نہیں کر سکتا؟ پچھلے تین روز سے میرا میری بیوی بچوں کا فاقہ تھا۔ مجبور ہو کر ہم نے ایک مردار گدھے کا گوشت کاٹ کر پکایا ہے۔ تم اسے نہیں کھا سکتے تمہارے لئے یہ حرام ہے۔ علی بن المُوفق نے کہا...... یہ سن کر میرا دل ایسا بھر آیا کہ کیا بیان کروں۔ میں فوراً گھر گیا۔ وہ تین ہزار درہم جو میں نے حج کے لئے اٹھا کر رکھے تھے لا کر اس کے حوالے کئے۔ میں بھی فاقے کر کر کے رقم بچاتا تھا کہ اپنی آرزو پوری کروں۔ لیکن مجھے خیال آیا کہ اپنے پڑوسیوں کی زندگی بچانا بھی حج سے کم نہیں۔ ویسے میری آرزو ہے کہ دیارِ حبیب (ﷺ) کی زیارت کروں! فرشتے نے جو کچھ کہا تھا اس کی حقیقت معلوم ہو گئی تو ابنؒ مبارک سے رہا نہ گیا۔ انہوں نے حضرت علی بن المُوفق کو اپنے خواب کی روداد سنائی۔

ماہانہ مجلس ذکر و اصلاحی بیان

☆ دارِ بنی ہاشم، مہربان کالونی، ملتان ☆ 25 ستمبر 2003ء بروز جمعرات، بعد نماز مغرب

ابن امیر شریعت
حضرت پیر جی
سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم
(امیر مجلس احرار اسلام پاکستان)

الداعی: سید محمد کفیل بخاری ناظم مدرسہ معمورہ، دارِ بنی ہاشم، مہربان کالونی، ملتان فون: 061-511961